حِلْيَةُ الْقُرْآن

ترجمۂ اردو

سطح، ۱

آموزش تجوید قرآن

روایت حفص از عاصم کے مطابق

مؤلف: سید محسن بلدہ

مترجم: سید وصی حیدر اعظمی

ترجمہ کتاب: حِلْیَۃُ الْقُرْآن، ج،1۔

آموزش تجوید قرآن، سطح،۱

روایت حفص از عاصم کے مطابق

مؤلف: سید محسن موسوی بلدہ

مترجم: سیدوصی حیدر آعظمی

ناشر: حوزۂ علمیہ الامام السجادؑ، میسور کرناٹک

ٹائپنگ: ناہید فاطمہ، محمد عاصم۔ ذکیہ رضوی

فہرست مطالب

آغاز تلاوت ۴

تلفظ صحیح حرکات ۴

وقف وابتداء ۶

علائم وقف۔(وقف کی علامتیں) ۷

جس جگہ ہمزۂ وصل ہو اس جگہ سے طرح تلاوت کی ابتداء کریں ۸

ترتیل قرآن اور قرأت قرآن کے تین طریقے ۱۰

حروف کے حرکات کا صحیح تلفظ ۱۱

دس خاص حروف کے تلفظ ۱۱

صفات حروف ۱۵

صفت استعلاء ۱۵

صفت استفال ۱۶

قلقلہ۔لین ۱۷

احکام حروف ۱۸

تفخیم وترقیق حروف۔عربی لہجہ کی تیسری چابی ۱۹

حرف (ر) کو تفخیم وترقیق کرنا ۲۰

الف مدّی کا تفخیم وترقیق ۲۲

باب ادغام ۲۳

نون ساکنہ اور تنوین کے احکام ۲۵

۴۔ اخفاء ۲۷

میم ساکنہ کے احکام ۲۹

مدّ وقصر کے احکام ۳۱

قرآن مجید میں تلاوت کے وقت جن موارد میں ''سَکْت'' کیا جائے گا ۳۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آغاز تلاوت۔جیسا کہ قرآن مجید نے ہم کو بتایا ہے، مستحب ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کو چاہئے کہ (استعاذہ) کے ذریعہ تلاوت شروع کرے۔

لغت میں استعاذہ کے معنی ہیں (پناہ لینا) اور قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے اس کو کہنے کا مقصد ہے کہ (میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ مجھے شیطان رجیم سے بچائے)

استعاذہ۔(**اَعُوذُ بِالله مِنَ الشّیطَانِ الرّجیم**)۔استعاذہ کے لئے ضروری ہے کہ قاری قرآن دل میں نیت کرے اور زبان سے بھی ادا کرے۔

بسملہ۔کے معنی ہیں

اللہ تعالی کا نام زبان پر جاری کرنا، اور قرآن مجید کی تلاوت کے وقت اس کے معنی ہیں۔

(**بِسمِ اللهِ الرّحمٰنِ الرّحِیم**)۔کہنا۔یعنی شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو انتہائی مہربان اور بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

مستحب ہے کہ قاری قرآن استعاذہ کے بعد اور تلاوت شروع کرنے سے پہلے (**بسم الله**) پڑھے۔

اس بات پر توجہ ضروری ہے کہ (بسم اللہ) پڑھنا تمام سوروں میں ضروری ہے سوائے سورہ توبہ کے، سورہ توبہ تمام سوروں کے برخلاف بغیر **بسم الله** کے نازل ہوا ہے، اس لئے اس میں (بسم اللہ) کا پڑھنا منع ہے۔

تلفظ صحیح حرکات۔

عربی زبان کے لہجہ کی پہلی چابی ہے۔جیسا کہ مقدمہ میں ہم نے ذکر کیا ہے کہ عربی لہجہ، قرآن مجید کو صحیح پڑھنے کی پہلی کنجی یہ ہے کہ کوتاہ اور کشیدہ حرکات کو صحیح طریقے سے ادا کیا جائے، اگر ہم تھوڑا دقت کریں تو ہمارے لئے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اردو اور فارسی کے کوتاہ و کشیدہ الفاظ کو ادا کرنے اور عربی کے کوتاہ و کشیدہ حروف کے ادا کرنے میں فرق پایا جاتا ہے۔

1۔عربی میں۔فتحہ (زبر) کسرہ (زیر) ضمہ (پیش) کو کوتاہ ادا کیا جاتا ہے، لیکن، الف، واو، اور یائے مدی کو کشیدہ ادا کیا جاتا ہے، یعنی حرکت کوتاہ کے دو برابر تلفظ کیا جاتا ہے۔

2۔عربی کے، کوتاہ آواز میں جب کہ ہم اردو یا فارسی میں ادا کرتے ہیں ان کو کھینچنے کے علاوہ تلفظ کے اعتبار سے بھی کشیدہ آوازوں سے فرق

رکھتے ہیں مثلاً زبان فارسی میں لفظ (برادر) کو ادا کرنے میں حرف (ب) کے فتحہ (زبر) کو ادا کرنے میں منھ اوپر کی طرف کُھلتا ہے، لیکن لفظ (بابا) میں (الف مدی) کو ادا کرنے کے لئے منھ اور کچھ زیادہ ہی کُھلتا ہے، لہٰذا فتحہ (زبر) کو چاہے جتنا بھی کھینچا جائے فارسی کا الف نہیں ہوگا اسی طرح اگر الف کو کوتاہ ادا کیا جائے فارسی کا فتحہ نہیں ہوسکتا ہے۔

بالکل یہی فرق کسرہ اور یاء مدی، ضمہ اور واو مدی میں پایا جاتا ہے جیسے کِتابْ، کیف، گُل، گوش وغیرہ۔

اب عربی لہجہ کے قانون کی طرف توجہ فرمائیں، عربی لہجہ میں کوتاہ وکشیدہ آوازوں میں صرف کمّی فرق پایا جاتا ہے کیفی فرق نہیں پایا جاتا ہے، لہٰذا عربی میں فتحہ کا، الف مدی سے صرف کھینچنے کے اعتبار سے فرق پایا جاتا ہے اور کیفی لحاظ سے دونوں ایک ہی طرح ادا کئے جاتے ہیں۔

عربی تلفظ میں مثلاً جب ہم لفظ (بَرَزُوا) کو ادا کرتے ہیں اس وقت لفظ (ب) کو ادا کرنے میں ہمارا منھ صرف اوپر کی طرف کُھلتا ہے، اور اسی طرح لفظ (بَارِزُونَ) میں بھی الف مدی کو ادا کرنے کے لئے ہمارا منھ فتحہ کو ادا کرنے کی طرح اوپر کی ہی طرف کُھلتا ہے ان دونوں میں فرق صرف کھینچنے کی مقدار کے لحاظ سے ہے، فتحہ کوتاہ، اور الف مدی کو کھینچ کر ادا کیا جاتا ہے۔ جیسے **بَرَزُوا۔ بَارِزُونَ۔**

لہٰذا عربی میں اگر فتحہ کی آواز کو کھینچ کر ادا کرتے ہیں تو وہ الف مدی میں بدل جاتا ہے اسی طرح الف مدی کی آواز کو اگر نا کھینچیں تو وہ فتحہ میں بدل جائے گا۔

الف مدی کشش کے اعتبار سے فتحہ کے دو برابر ہے، اور فتحہ الف مدی کا آدھا ہے، یہی قاعدہ کسرہ، یاء مدی، ضمہ، اور واو مدی میں بھی جاری ہوتا ہے۔ مثلاً، **حَفَظْنَاهَا، حفیظ، قُل، قُولا۔**

تمرین۔

مَكَرُواْ۔ مٰاكِرِيْنَ۔ سُوْءُ۔ عَمَلِهِمْ۔ يَسُوءُوا وُجُوْهَكُمْ۔ قُتِلُوا۔ قُوتِلُوا۔ جَعَلَ لَهُ۔ جَعَلا لَهُ۔ مُسْلِمُوْنَ۔ سِرَاجاً۔ سِيْرُوا۔ اِمٰائِكُمْ۔ اِيْمٰانِكُمْ۔

سوالات وتمرینات۔

1۔ فارسی لہجہ میں کوتاہ وکشیدہ حرکت ادا کرنے میں کیا فرق ہے؟

2۔ عربی لہجہ میں کوتاہ وکشیدہ حرکات میں کیا فرق ہے؟

3۔ ان کلمات کو ایک بار اردو لہجہ میں اور دوسری بار عربی لہجہ میں پڑھیں؟

لَنٰا شَفٰا۔ لِبٰاس۔ لِسٰانَ۔ لَكُمٰا۔ لَهُمٰا۔ فَبِهِمٰا۔ لَهُمٰا۔ فَبِهِمٰا۔ يُرْسِلُ۔ مُمِدُّكُمْ۔ مَلٰائِكَةُ۔ اِيْمٰانَاً۔ قُلُوْبِهِمْ۔ مُؤْمِنِينَ۔ لَيَزْدَادُوْا۔ لِيُرْدُوْهُمْ۔

4۔ سورہ فاتحہ واخلاص کو عربی لہجہ میں تمرین کریں اور آج نماز میں اسی طرح پڑھیں؟

وقف وابتداء

وقف ابتداء کی بحث قراءت کلام اللہ کی اہم بحثوں میں سے ہے۔

علم تجوید کو سیکھنے کے بعد وقف وابتدا، اور وصل کی جگہوں کو سیکھنا چاہئے۔ اس کتاب میں ہم مختصر شرح کے ساتھ بیان کریں گے کہ کلمات کے آخر میں کس طرح وقف کیا جاتا ہے اور ہمزہ کے ذریعہ کلمات کو کس طرح پڑھیں۔

کلمات کے آخر میں وقف کرنے کے طریقے (1) ابدال (2) اسکان

وقف ابدال کی دو جگہیں ہیں۔

1۔ اگر کلمہ کا آخری حرف گول (ۃ) ہو تو وقف کرنے کی صورت میں (ھای ساکنہ) میں بدل جاتی ہے۔ جیسے رَحْمَۃً) سے رَحْمَہْ (نِعْمَۃً) سے نِعْمَہْ۔ اَلْصَّلٰوۃُ سے اَلْصَّلٰوہْ۔ تُقْیٰۃً سے تُقْیٰہْ۔ ہو جائے گا۔

2۔ وہ کلمات جن کے آخر میں تنوین نصب (دو زبر) ہو تو یہ تنوین وقف کرتے وقت الف مدّی میں تبدیل ہو جاتی ہے جیسے حساباً سے حِسَابَا۔ غفوراً سے غَفُوْرا۔ کَرِیْماً۔ سے کریما۔ ھُدیً۔ سے ھُدَیٰ۔ ضُحیً۔ سے ضُحِیٰ۔ طُوَیً سے طُویٰ۔ مَائاً سے مَاءٰ۔

وقف اسکان۔

اسکان کے معنی ہیں ساکن کرنا۔ علم تجوید کی اصطلاح میں ان حروف کے علاوہ حروف میں کہ جن میں ابدال ہوتا ہے، کلمہ کا آخری حرف ساکن میں بدل جاتا ہے جیسے مَقَاعِدَ سے مَقَاعِدْ۔ کُتُبِ سے کُتُبْ۔ یَوْمُ سے یَوْمْ۔ ھُوَ سے ھُوْ۔ ھِیَ سے ھِیْ۔ یَرْتَدُّ۔ سے یَرْتَدْ۔ نَفْسٍ سے نَفْسْ۔ بَصِیْرٌ سے بَصِیْرْ۔

یہ بات واضح ہے کہ، وہ کلمات کہ جن کا آخر ساکن ہو یا آخر میں حرف مد ہو اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے بلکہ صرف آخری حرف ساکن ہو جاتا ہے۔ جیسے، لا تَذَرْ۔ سُطِحَتْ۔ کُوِّرَتْ۔ رَبِّھِمْ۔ اَنْزَلْنٰا۔ رَبِّی۔ قٰامُوا۔

سوالات وتمرینات۔

1۔ وقف ابدال کی تعریف کرتے ہوئے اس کے موارد کو شرح دیتے ہوئے ہر ایک کی مثال دیجئے؟

2۔ وقف اسکان کی تعریف کرتے ہوئے مثال دیجئے؟

3۔ سورہ بلد کی تلاوت کریں اور وقف کے طریقوں کی اس میں شناخت کریں؟

علائم وقف۔(وقف کی علامتیں)

تلاوت کلام اللہ کے لئے وقف، وصل وابتداء کا جاننا ضروری ہے اس پر توجہ نہ دینے کی وجہ سے کبھی کبھی آیت کے معنی بدل جاتے ہیں۔
چونکہ اکثر لوگ عربی زبان کے قواعد اور قرآن مجید کے مفاہیم نہیں جانتے جس کی وجہ سے ان کو یہ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ کس جگہ وصل کریں کس جگہ وصل کریں لہٰذا اس طرح کی مشکلات کو برطرف کرنے کے لئے علم تجوید میں علامتیں معین کی گئی ہیں تا کہ قاری کو قرآن مجید پڑھنے میں آسانی ہو۔بعض اہم علامات کو ہم اس جگہ بیان کررہے ہیں۔
م۔یہ وقف لازم کی علامت ہے۔یہاں پر ٹھہرنا،ضروری ہے،وصل کی صورت میں جملہ کے معنی بدلنے کا زیادہ احتمال پایا جاتا ہے۔
ط۔یہ وقف مطلق کی علامت ہے اس جگہ ہر ٹھہرنا چاہئے چونکہ جس جگہ یہ علامت ہوتی ہے وہاں بات پوری ہو چکی ہوتی ہے۔
ج۔یہ وقف جائز کی علامت ہے اس جگہ ہر اختیار ہے چاہے وقف کریں یا وصل کریں۔
ز۔یہ وقف جائز کی علامت ہے اس جگہ پر وقف کر سکتے ہیں لیکن وصل کرنا بہتر ہے۔
ص۔یہ وقف مرخص کی علامت ہے، جب جملہ طولانی ہو اور سانس کم ہو تو اجازت دی گئی ہے کہ ٹھہر جائیں اور پھر بعد والے جملے سے شروع کریں۔
لا۔یہ وقف ممنوع کی علامت ہے یعنی اس جگہ پر ٹھہرنا منع ہے اگر سانس کم ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے اس جگہ پر وقف کریں تو اس سے پہلے والے جملے سے شروع کرنا ضروری ہے۔
قلیٰ۔اس جگہ پر ٹھہرنا بہتر ہے۔
صلیٰ۔اس جگہ پر ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔
معانقہ۔ تین نکتہ۔جس جگہ پر یہ علامت ہوتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان میں سے ایک جگہ وقف کیا جائے تو دوسری جگہ ملا کر پڑھیں گے۔
اہم نکتہ۔ہر آیت کے آخر میں وقف کرنا بہتر ہے اور یہ نبی اکرم ﷺ کی سنت میں سے ہے۔البتہ وصل بھی کر سکتے ہیں۔

سوالات وتمرینات۔

1۔م،اور ط،کی علامت میں کیا فرق ہے۔
2۔قلی وصلی۔کی علامتون میں کیا فرق ہے۔
3۔سورہ عنکبوت آیت نمبر 57 سے آیت نمبر 63 تک تلاوت کریں اور اس میں علامات وقف کو مشخص کریں۔ہمزہ وصل کو کس طرح پڑھا جائے۔

جس جگہ ہمزہ وصل ہو اس جگہ سے طرح تلاوت کی ابتداء کریں

ایسے کلمات کہ جو ساکن یا تشدید سے شروع ہوتے ہیں ان کا تلفظ کرنا مشکل ہے اور کبھی کبھی ناممکن ہے، خاص کر عربی زبان میں ایسے کلمات کو پڑھا نہیں جا سکتا، جیسے۔ شْتَرىٰ. تَّخَذُوا. نْصُرنى.

ایسے کلمات کو آسانی سے پڑھنے کے لئے ہمزہ وصل کا سہارا لیا جاتا ہے۔

ہمزہ وصل

یہ ایک طرح کا الف ہے جو ایسے کلمات کو پڑھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جس پر ساکن ہو، یا قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا ایسی جگہ رک جائے۔

اگر جملہ کے درمیان میں ہمزہ وصل ہو تو اس کو پڑھا نہیں جاتا ہے اور اگر ہمزہ وصل جملہ کے شروع میں ہو تو پڑھا جاتا ہے۔ اکثر قرآن مجید کے نسخوں میں ہمزہ وصل پر ایک چھوٹا سا صاد " ٱ " لکھا ہوتا ہے۔ جیسے" اِنَّ اللّٰهَ ٱ شْتَرىٰ "۔ کو اِشتَرىٰ۔ اَلَّذِینَ ا تَّخَذُوا۔ کو" اِتَّخَذُوا"۔ رَبِّ انصُرنِی کو اُنصُرنی۔ پڑھا جائے گا۔

قرآن مجید میں معمولاً ہمزہ وصل پر فتحہ (زبر) کسرہ (زیر) ضمہ (پیش) نہیں لکھا ہوتا ہے اور قاری کو چاہیے کہ ہمزہ وصل کے قانون کو جانتا ہو، تاکہ اس کے مطابق قرآن کی آیات کو پڑھ سکے

کلمات کی ابتداء میں ہمزۂ وصل کبھی اسم پر، کبھی فعل پر، اور کبھی حرف پر آتا ہے۔

1۔حرف

قرآن مجید میں ایسا ایک کلمہ کہ جو حرف محسوب ہوتا ہے اور اس پر ہمزہ وصل آتا ہے وہ حرف تعریف ہے کہ یعنی ایسا الف لام جو نکرہ کو معرفہ بنا دیتا ہے "الف لام"۔ درحقیقت حرف تعریف میں جو "الف اور لام" ہوتا ہے اس کا "الف" ہمزہ وصل ہے۔

اور یہ ہمزہ جب بھی شروع میں واقع ہو مفتوح (زبر) ہوتا ہے جیسے۔ عَاقِبَۃُ الدَّارِ سے اَلدّارِ۔ تُدرِكَ القَمَرَ سے اَلقَمَرَ۔

2۔اسم

ہمزہ وصل اگر اسم پر آئے اور ابتداء میں ہو تو اس کو مکسور (زیر) پڑھا جائے گا

قرآن مجید میں اسم پر جو ہمزہ وصل مکسور آتے ہیں ان کی مثالیں۔اِبنَ۔اِبنَتَ۔اِمرَءَ۔اِمرَءَتَ۔اِسمِ۔اِثنىٰ۔

(اِثنَا) اِثنتىٰ (اِثنتَا)۔اِثنَین (اِثنَانِ)۔اِثنَبینِ۔"لڑکا۔لڑکی۔مرد۔عورت۔دو۔یہ آخری یعنی عدد دو کے لئے مذکر و مؤنث مختلف صورتوں میں آتا ہے۔

مثالیں

:مسیحُ ٱبنُ مریمَ۔مریمَ ٱبنَتَ عِمرانَ۔اَبو كِ ٱمرَءَ۔كَفَروا ٱمرَاتَ۔ وَذكُرِ ٱسمَ رَبِّكَ۔ مِنهُمُ ٱثنَیعَ۔عَشَرَ۔عِندَاللّٰهِ

اَثْنَاعَشَرَ۔ قَطَّعْنَاهُمُ ٱثْنَتَىْ عَشَرَةَ۔ مِنهُ ٱثْنَتَا۔ ثَانِىَ ٱثْنَيْنِ۔اَلْوَصِيَّةِ ٱثْنَانِ۔ فَوْقَ ٱثْنَيْنِ۔

اوپر جومثالیں گزری ہیں ان میں جس الف پر صاد کی علامت ہے وہ ''الف'' نہیں پڑھے جائیں گے۔

۳۔ فعل

جوموارد ذکر ہوئے ہیں ان کے علاوہ قرآن مجید میں جوکلمات ہیں اوران پر ہمزہ وصل آیا ہے وہ سب فعل ہیں۔

اگر ہمزہ وصل فعل کے ساتھ ہوتو اس کو پڑھنے کا قاعدہ یہ ہے کہ جس فعل پر ہمزہ وصل آیا ہے، اس میں ساکن والے حرف کے بعد والا کلمہ دیکھیں گے اس پر مضموم (پیش) ہوتو ہمزہ وصل کو بھی پیش دیا جائے گا۔ اور اگر فتحہ یا کسرہ ہوتو ہمزہ وصل مکسور پڑھیں گے، ہمزۂ وصل مکسور نہیں آتا ہے۔

مثالیں

(فِيمَا ٱفْتَدَتْ۔ اِفْتَدَتْ۔) (فَقَدِ ٱهْتَدَوا۔ اِهْتَدَوا ۔)(قَالَ ٱتَّقَوا۔اِتَّقَوا) (رَبَّنَا ٱغْفِرْ لَنَا۔ اِغْفِرْ لَنَا۔)(رَبِّ ٱنْصُرنِی ۔رَبِّ اُنْصُرنِی)(اَلَّذِيْنَ ٱسْتُضْعِفُوا۔ اُسْتُضْعِفُوا)۔ (لَقَدِ ٱسْتُهْزِئَ۔اُسْتُهْزِئَ)عَلَيْهَا ٱفْتِرَآءَ۔اِفْتِرَآءَ۔

جیسا کہ آپ نے مثالوں میں دیکھا کہ جس جگہ ہمزہ بعد والے حرف سے ملایا گیا ہے ہمزہ وصل کو پڑھا نہیں گیا اور اگر بغیر ملائے پڑھیں گے تو پڑھنے والے کو مذکورہ قاعدہ پر عمل کرنا ہوگا یعنی ہمزہ وصل کو پڑھا جائے گا قاعدہ کے مطابق ''فتحہ'' یا ''کسرہ'' دیا جائے گا۔

چند نکتے

مندرجہ ذیل ان چھ افعال میں ہمزہ وصل کسرہ (زیر) کے ساتھ پڑھا جائے گا۔

1۔اِقْضُوا۔ 2۔ اِبْنُوا۔ 3۔ اِمْشُوا۔ 4۔ اِمضُوا۔5۔ اِئْتُوا۔6۔ اِهْدُوا۔

2۔ ہمزہ ساکنہ کلمات میں۔ اِئْتِ۔ اِئْتِنَا۔ اِئْتِيَا۔اِئْتُوا۔ اِئْتُونِیْ۔ اِئْذَنْ۔

اگر کلام کے درمیان آئے تو ہمزہ وصل نہیں پڑھا جائے گا لیکن اگر کلام کے درمیان نا ہوتو یائے مدّی کی طرح پڑھا جائے گا جیسے اِیتِ۔۔

۳۔ ہمزہ ساکنہ اگر کلمہ کے ابتداء میں ہوتو واو مدّی کی طرح پڑھا جائے گا جیسے اُؤْتُمِنَ سے اُوْتُمِنَ۔

سوالات وتمرینات۔

1۔قرآن مجید میں وہ تنہا مورد کون سا ہے جن میں ہمزہ وصل ''حرف'' ہوتا ہے؟ اور اگر وہ ابتداء میں ہوتو اس کی حرکت کیا ہوگی مثال بیان کریں؟

2۔قرآن مجید میں وہ اسماء جن پر ہمزہ وصل آتا ہے بیان کریں؟ اور ان پر کون سی حرکت دی جائے گی وضاحت کے ساتھ لکھیں؟

۳۔مذکورہ کلمات میں اگر ہمزۂ وصل ابتداء میں آئے تو اس کو کیا حرجت دی جائے گی ۔اَذْكُرْنِی۔ ثُمَّ ٱئْتُوا۔ اِنَّ ٱبْنَكَ۔ ٱتَّبِعُوا۔ مَا ٱسْتُجِيْبَ۔ دَارَ ٱلْاٰخِرَةِ۔ قَالُوْا ٱبْنُوا۔

ترتیل قرآن اور قرأت قرآن کے تین طریقے

قرآن مجید میں واضح طور پر تاکید کی گئی ہے کہ خداوند عالم کے اس کلام کو ترتیل کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔

ترتیل۔قرآن کے حروف وکلمات کو صحیح وٹھہر ٹھہر کر اس کے معنی پر دھیان دیتے ہوئے پڑھنے کو کہتے ہیں۔قرآن مجید کو کتنی رفتار سے پڑھا جائے اس کے تین طریقے ہیں۔

1۔تحقیق۔2۔تدویر۔3۔تحدیر۔

1۔روش تحقیق

یعنی قرآن مجید کی تلاوت اس طرح کرنا کہ جس میں رفتار کم ہو اور معنی پر توجہ زیادہ ہو اس کو قرأت مجلسی بھی کہا جاتا ہے۔

2۔روش تدویر

قرآن مجید کی تلاوت کرنا درمیانی رفتار سے، واضح رہے کہ اس روش سے کم مدت میں زیادہ تلاوت کی جا سکتی ہے اس سرعت سے اگر تلاوت کی جائے تو تقریباً ایک گھنٹہ میں ایک پارے کی تلاوت کی جا سکتی ہے۔جیسا کہ آپ قاریان قرآن معمولاً تلاوت کرتے دیکھتے ہیں۔

3۔روش تحدیر

قرآن مجید کی تلاوت زیادہ رفتار سے کرنا۔یہ بات واضح رہے کہ اگر زیادہ سرعت کے ساتھ تلاوت کی جائے گی، تو قواعد کی مراعات اور معنی پر غور فکر کم ہو جائے گی۔

لہٰذا، اتنی زیادہ سرعت کے ساتھ تلاوت نہیں کرنا چاہئے کہ ترتیل کی حد سے خارج ہو جائے، ثواب حاصل کرنے کے لئے زیادہ تلاوت کرنے کی ہر کوئی کوشش کرتا ہے۔لیکن جو قاری ابھی علم تجوید کی ابتدائی کلاس میں پڑھ رہا ہے اس کے لئے یہ روش مناسب نہیں ہے۔اس لئے کہ وہ نہ تو قرأت کے قواعد سیکھ پائے گا اور نا ہی معنی میں غور وفکر کر پائے گا۔

تجوید

علم لغت کے اعتبار سے کلمہ تجوید کلمہ تحسین کے مترادف ہے جس کے معنی ہیں خوبصورت بنانا، تجوید کے اصطلاحی معنی۔یہ ہیں کہ ہر حرف کو مخرج کے اعتبار سے صحیح طریقے سے ادا کرنا ان کے صفات واحکامات کی مراعات کرتے ہوئے۔

اگر علم تجوید کے قواعد کی مراعات کی جائے تو قرآن مجید کو عربی لحن ولہجہ اور خوبصورت وحسین وکامل تلاوت ہو پائے گی۔

چونکہ ان قواعد پر عمل کر کے قرآن مجید کی تلاوت کو دلکش اور صحیح بنایا جا سکتا ہے۔ اسی لئے اس علم کو علم تجوید قرآن کہا جاتا ہے۔

حروف کے حرکات کا صحیح تلفظ

سب سے پہلے ضروری ہے کہ عربی زبان کے حروف کی تعداد، اوران کے نام ذکر کئے جائیں ۔عربی زبان کے حروف کی تعداد بعض علماء نے 28 اور کچھ نے 29 بیان کی ہے تعداد کا یہ اختلاف ''الف مدّی'' کی وجہ سے ہے کچھ لوگ ''الف مدّی'' کو مستقل حرف مانتے ہیں اور کچھ قائل ہیں کہ یہ مستقل حرف نہیں ہے بلکہ یہ ایک فتحہ کی کھینچی ہوئی آواز ہے جس طرح ''واو مدّی'' اور ''یای مدّی'' ہے اسی طرح ''الف مدّی'' بھی ایک کشیدہ آواز ہے۔

علم لغت کی کتابوں میں عربی حروف 28 ذکر ہوئے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

الف۔با۔تا۔ثا۔جیم۔حاء۔خاء۔دال۔ذال۔راء۔زاء۔سین۔شین۔صاد۔ضاد۔طاء۔ظاء۔عین۔غین۔فاء۔قاف۔کاف۔لام۔میم۔نون۔واو۔ھاء۔یاء۔

الف مدّی۔الف غیر مدّی (ہمزہ)

الف مدّی کی مثال۔ قَالَ. صَالِحِیْنَ. یَرَیٰ. حَیٰوۃٌ. ھٰذَا.

ہمزہ کی مثال۔ اَحَدَ.یَأْتِی. مُؤْمِنٌ. اَلْمَلآئِکَۃُ. سُوْءٌ . یُبْدِئُ.

دس خاص حروف کے تلفظ

عربی زبان کے لہجہ کی ادائگی کے لئے یہ درس بہت اہمیت رکھتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ اس درس کو دقت کے ساتھ پڑھا جائے۔اور اچھی طرح تمرین کی جائے۔تا کہ حروف کی صحیح ادائگی آپ کی عادت بن جائے۔دِقّت کرنے سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ عربی زبان کے 28 حروف میں سے صرف ''دس'' حروف ایسے ہیں کہ جن کی ادائگی اردو، وفارسی حروف کی ادائگی سے فرق رکھتی ہے۔

دس حروف یہ ہیں۔ث۔ح۔ذ۔ص۔ض۔ط۔ظ۔ع۔غ۔و۔

بقیہ 18 حروف کی ادائگی فارسی وار دوزبان سے فرق نہیں رکھتی مثال کے طور پر حرف (ب) عربی، فارسی۔اور، اردو میں ایک ہی طرح سے ادا ہوتا ہے جیسے ابراہیم میں حرف (ب) کی ادائیگی تینوں زبانوں میں ایک ہی جیسی ہے اسی طرح حرف (س) بھی عربی، فارسی، اردو اور اردو، تینوں زبانوں میں ایک ہی طرح ادا کیا جاتا ہے۔

حرف۔ث

اس حرف کو ادا کرتے وقت زبان کی نوک کو سامنے کے اوپر کے دانتوں سے ملا کر منھ سے ہوا باہر نکالتے ہیں تو حرف (ث) ادا ہوتا ہے، البتہ اس بات کا لحاظ ضروری ہے کہ زبان کی نوک کو جب دانتوں سے ملاتے ہیں تو زیادہ دباؤ نہیں ڈالنا ہے۔

حرف (ث) ادا کرتے وقت اس بات کی طرف توجہ ضروری ہے کہ سیٹی کی آواز کہ جو حرف (س) میں آتی ہے نہ نکلے۔

ثَوَابَ. ثَقُلَتْ. ثَلاثُ. مَثَابَۃٌ. ثَابِتٌ. ثُمَّ. ثُلُثُ. ثَلاثُوْنَ. ثَبُوْراً. ثِقَالاً. ثُبُوْراً. جَاثِیَۃً. کَثِیْراً. یُثْبِتُ. اَلْاَجْدَاثُ.

حرف، ح

حرف (حاء) یہ حرف حلق میں ایک خاص دباؤ سے ادا ہوتا ہے، اس طرح کہ جیسے اگر کسی کی حلق میں کسی چیز کا چھلکا پھنس جائے اور اس کو نکالنے کے لئے حلق سے ہوا دباؤ کے ساتھ نکالتا ہے اسی طرح حرف ''حاء'' ادا ہوتا ہے۔

مثالیں

اَلْحَمْدُ. حَمِيْدٌ. مُحَبَّةٌ. حَاجِزاً. اَلْمِحَالُ. حُسْناً. حُنَفَاءُ. حُمِّلَ. يَحُوْلُ. دُحُوْراً. حِبَالُهُمْ. رَحِمَ. نَحِسَاتٍ. نُوْحِي. حِيْلَةٌ. رَحْمٰنُ. اَحْيَاهَا. نُحْيِي. اَلرِّيَاحْ.

حرف ذ

حرف (ذال) بھی حرف (ث) کی طرح ادا ہوتا ہے یعنی زبان کی نوک اوپر کے دانتوں سے مس کرنے سے نازک و کم حجم ادا کیا جاتا ہے، اس کو تلفظ کرتے وقت بھی ہوا کا دباؤ، دانتوں پر زیادہ نہیں پڑنا چاہئے۔

مثالیں

ذَهَبَ. تَذَرَ. نَبَذَ. ذٰلِكَ. هٰذَا. نُذِرَ. اَلْذُنُوْبَ. ذُوقُوا. ذِرَاعاً. اَذِلَّةً. ذِي قُوَّةٍ. اُذْكُرُوا. فَذَكِّرْ كُمْ. يَوْمَئِذْ.

حرف ص

حرف (صاد) حرف (سین) کی طرح ادا ہوتا ہے بس فرق یہ ہے کہ اس کو ادا کرنے میں پُر حجم اور بھاری ادا کیا جاتا ہے (یعنی سین کو مفخم) ادا کیا جاتا ہے۔ اس کام کو انجام دینے کے لئے گلے کو پُر حجم کریں، عوامی اصطلاح میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ گلے کو ہوا سے بھر دیں، اس بات کی طرف توجہ ضروری ہے کہ حرف (ص) ادا کرتے وقت سین کو ادا کرنے میں جو سیٹی کی آواز ہوتی ہے وہ زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔

مثالیں

صَدَقَ. صَلَحَ. قَصَصَ. لَصَادِقٌ. صَالِحِينَ. صُرِفَتْ. صُحُفِ. اَلصُّلْحُ. صُورَةٍ. نَصُوحاً. صِرَاطَ. يَفْصِلُ. نَوَاصِي. نَصِيباً. اَصدَقُ. اِصراً. مَحِيْصْ.

حرف ض

حرف (ضاد) زبان کے کنارے کو اوپر کے دانتوں کے کنارے سے (داہنی طرف یا بائیں طرف) پُر حجم اور موٹا تلفظ کیا جاتا ہے۔

حرف ضاد کا ادا کرنا تھوڑا مشکل ہے لہٰذا اس کو ادا کرنے کے لئے زیادہ تمرین اور مشق کی ضرورت ہے۔ (اکثر مشہور قاریان قرآن کی تلاوت پر اگر دقت کیا جائے تو مشخص ہو جاتا ہے کہ حرف ''ضاد'' کو دال مفخم کی طرح ادا کرتے ہیں، لیکن اگر اس طرح ادا کرنا ہو تو اس بات کی طرف توجہ ضروری ہے کہ مفخم'' دال'' کو تھوڑا نرمی کے ساتھ ادا کیا جائے تاکہ حرف (د) کی طرح مفخم نا ہو جائے نیز سننے والے کو معلوم ہو سکے کہ حرف (ض) ادا کر رہے ہیں۔ **مثالیں**۔ ضَرَبَ. ضَعْفٍ. وَضَعَهَا. ضَالِّينَ. ضَامِرٍ. ضُعَفَاءُ. ضُرِبَتْ. مَغضُوبِ. لَانْفَضُّوا. نَضِجَتْ. فِيْ الْاَرْضِ. اَرضِيْ. ضِيزىٰ. يَضْرِبُ. يَسْتَضْعِفُ. مَرِيْضْ.

حرف ط

حرف (طاء) یہ حرف (ت) کی طرح ہی تلفظ ہوتا ہے، صرف فرق اتنا ہے کہ (ط) درشت اور پُر حجم ادا کیا جاتا ہے۔ حرف (ط) عربی زبان کا سب سے قوی لفظ ہے۔

مثالیں

طَیِّبَۃً۔ طَبَقاً۔ فَطَرَ۔ لِلْطَّاغِیْنَ۔ قِنطَارٍ۔ طُمِسَتْ۔ طُغیَانَاً۔ مُحِیطٌ۔ طُوْبیٰ۔ یَطُوْفُ۔ طِبَاقَاً۔ طِفلاً۔ صِرَاطِی۔ خَطِیئَۃً۔ یَطهُرْنَ۔ اَطرَاف۔ مُحِیْطْ۔

حرف ظ

یہ حرف بالکل حرف (ذ) کی طرح ادا ہوتا ہے، یعنی زبان کی نوک کو آگے کے اوپر والے دانتوں سے مس کرنے سے ادا ہوتا ہے۔ اس فرق کے ساتھ کہ (حرف ظاء) کو موٹا اور پر حجم ادا کیا جاتا ہے، اور حرف ''ذ'' کو کم حجم۔ اس بات کی طرف توجہ ضروری ہے کہ زیادہ دباؤ کے ساتھ مخرج سے ہوا نہیں نکالی جائے۔

مثالیں

ظَلَمَ، ظَهَرَ۔ اَعْظَمَ۔ عِظَاماً۔ ظَالِمِینَ۔ ظُلُمَاتٍ۔ ظُلْمِهِ۔ اَلْظّنُوْنَ۔ اَظُنّ۔ تُوْعَظُونَ۔ ظِلَالُهَا۔ ظِهرِیّاً۔ عَظِیْمٌ۔ یُظهِرَ۔ یَظْلِمُونَ۔ غَلِیْظْ۔

حرف عین

اس حرف کو حلق کے درمیانی حصہ سے نرمی کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے، اس طرح کہ کھینچنے کی آواز آئے، البتہ بہت ہی زیادہ نرمی کے ساتھ ادا نہیں کیا جاتا ہے، اس بات کی طرف توجہ ضروری ہے کہ حرف (ع) کو پُر حجم اور بھاری ادا نہیں کیا جائے۔

مثالیں

عَلِمَ۔ مُعَلَّمٌ۔ مَعَکُمْ۔ یَنَابِیعَ۔ اَلْعَالَمِینَ۔ مَعَایِشَ۔ تَعْدُّوْا۔ عُتُلٍّ۔ عُجَابٌ۔ مَاعُونَ۔ بَعُوضَۃٌ۔ اَلْعِمَادُ۔ اَلْعِشَارُ۔ اَلعِزَّۃَ۔ نَعِیْمٌ۔ مَعَا یِشَ۔ نِعْمَ الْعَبْدُ۔ مَعْذِرَۃً۔ یَعرِفُونَ۔ اَلْسَّمِیْعْ۔

حرف غ

یہ حرف اسی مخرج سے ادا ہوتا ہے جس سے (حرف خاء) ادا ہوتا ہے یعنی حلق سے ادا ہوتا ہے، لیکن اس کی آواز نرم اور کھینچاؤ کے ساتھ نکلتی ہے، فرق یہ ہے کہ حرف (خ) کی طرح خراش اور خشونت اس میں نہیں پائی جاتی ہے۔ غین کی آواز نکالنے کے لئے وہی شکل ہے کہ جب ہم حلق میں پانی ڈال کر غلالہ کرتے ہیں ''غین'' کی ہی آواز نکلتی ہے، (غین) کی آواز پُر حجم ہونی چھاہیئے۔

مثالیں۔ غَیرِ۔ غَضَبَ۔ اَلْغَرُورَ۔ فِی الْغَارِ۔ اَلْغَافِرِیْنَ۔ غُلَامٌ۔ یَغُلَّ۔ غُصَّۃٍ۔ لُغُوْبٌ۔ یَغُوصُوْنَ۔ غِطَائَكَ۔ غِلٍّ۔ غِلَاظٌ۔ یَغَیْظَ۔ صَغِیْراً۔ یَغْفِرُ۔ مَغلُوْبٌ۔ یُغْنِهُمُ اللّٰہُ۔ غَیرَبَاْغْ۔

حرف۔و

حرف (واو) کو تلفظ کرنے کے لئے جس طرح ’’اردو‘‘ یا فارسی ’’ زبان میں ادا کیا جاتا ہے یعنی اوپر کے دانت نیچے کے ہونٹوں سے ملانے سے ادا ہوتا ہے، عربی میں اس طرح ادا نہیں ہوتا ہے، بلکہ اس کو ادا کرنے کے لئے ہونٹوں کو ’’گول‘‘ کیا جاتا ہے اور دونوں ہونٹوں کے درمیان سے حرف (واو) کی آواز نکلتی ہے، اس بات کی طرف توجہ ضروری ہے کہ حرف ’’واو‘‘ نازک اور کم حجم ادا کیا جاتا ہے۔

مثالیں

وَرَدَ۔ اَلْوَقُودِ۔ لَوَّوْا۔ وَارِدَهُمْ۔ نَوَاسِيْ۔ وُجُوهٌ۔ وَعِدْنَا۔ وُلِدَ۔ وُورِيَ۔ غَاوُوْنَ۔ اَلْوَلَدَانِ۔ اَوِنْقُصْ۔ لِلْغَاوِيْنَ۔ مَوْرُوْدُ۔ مَوْلِيَ۔ بَلَوْنَاهُمْ۔ اٰوَوْ۔ وَنَصَرُوا۔

سوالات اور تمرینات۔

ا۔حروف (ث) (ذ) اور (ظ) کس طرح تلفظ ہوتے ہیں اور ہر ایک کی تین تین مثالیں لکھئے؟

۲۔حرف (ح) اور (ھ) کے تلفظ میں کیا فرق ہے ہر ایک کے لئے تین تین مثالیں بیان کریں؟

۳۔حرف (ص) اور (س) کے تلفظ میں کیا فرق کے ہر ایک کی تین تین مثالیں بتائیں؟

۴۔حرف (ض) کس طرح ادا کیا جاتا ہے تین مثالیں دے کر، وضاحت کے ساتھ بیان کیجئے؟

۵۔ حرف (ط) اور (ت) کے تلفظ میں کیا فرق ہے، ہر ایک کی تین تین مثالیں ذکر کریں؟

۶۔لفظ (ع) کس طرح ادا کیا جاتا ہے، تین مثالوں کے ساتھ بیان کریں؟

۷۔حرف (غ) کس طرح ادا کیا جاتا ہے، اس کا حرف (خ) سے کیا فرق ہے، تین مثالوں کے ساتھ لکھیں؟

۸۔حرف (یاء) تلفظ کے لحاظ سے ’’اردو‘‘ ’’فارسی‘‘ کا عربی کے تلفظ سے کیا فرق رکھتا ہے تین مثالوں کے ساتھ بیان فرمائیں؟

صفات حروف

لفظ صفت کے معنی ہیں کسی شئی کی حالت کا جاننا۔

حروف کے صفات کا مطلب یہ ہے کہ وہ حالات کہ جو حرف کو ادا کرتے وقت پیدا ہوتے ہیں، جیسے سختی، نرمی، سستی وغیرہ کا تلفظ کے وقت ان حالات کا پیدا ہونا۔

قرآن مجید کے قاری کو صفات حروف کا جاننا بہت ضروری ہے، تا کہ تلاوت کرتے وقت ہر حرف کا حق ادا کر سکے اور حروف ایک دوسرے سے متمائز ادا ہو سکیں۔

اس کتاب میں ان صفات حروف کو بیان کر رہے ہیں جن کا استعمال زیادہ ہے، اور صحیح قرأت کرنے کے لئے بہت اہم اور ضروری ہیں۔

استعلاء اور استفال

یہ بحث اصل میں لہجہ عربی کو ادا کرنے کے لئے تیسری چابی ہے، اس کو بعد کے دروس "تفخیم وترقیق" کے عنوان سے تفصیلاً بیان کریں گے یہ درس بہت اہمیت رکھتا ہے۔

صفت استعلاء

لغت میں استعلاء کے معنی برتری طلبی، اور بلندی کی طرف میلان ہونا، ہے۔ علم تجوید کی اصطلاح میں استعلاء کا مطلب یہ ہے کہ "حرف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ کا اوپر کے تالو، کی طرف میلان ہونا (یعنی زبان کی جڑ کا رجحان اوپر کی طرف ہو) اس صفت کے اثر سے حروف پُر حجم اور موٹے ادا ہوتے ہیں، اس حالت کو تفخیم کہتے ہیں۔ حروف استعلاء پُر حجم اور موٹے ادا ہونا چاہئیں۔

حروف استعلاء سات ہیں۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ خ۔ غ۔ ق

مذکورہ پہلے چار حروف یعنی۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ بقیہ تین حروف کی بنسبت درشت اور موٹے وقوی ادا کئے جاتے ہیں۔

مثالیں

ص۔ صَدَقَ۔ قَصَص۔ صَادِقِینَ۔ صَالِحِینَ۔ صِرَاطَ۔ نُفَصِّلُ۔ نَوَاصِی۔ صُرِفَتْ۔ صُحُفِ۔ نَصُوْحاً۔ فِی الصُّوْرِ۔ اَصدَقُ۔ مَحِیصْ۔

ض۔ ضَرَبَ۔ ضَعُفَ۔ ضَاقَ۔ فَفَضَیلْهُنَّ۔ خَاضِعِینَ۔ ضِرَاراً۔ ضِیزَیٰ۔ اَرضِیْ۔ ضُعفَاءُ۔ یَعَضْ۔ غَیرِ الْمَغْضُوْبِ۔ یَخُوضُونَ۔ فَلَا تَضرِبُوا۔ وَالاَرْضْ۔

ط۔ طَبَقاً۔ طَعْمُهٗ۔ لِلطّاغِینَ۔ قِنْطَارٍ۔ طِفلاً۔ طِبَاقاً۔ لَطِیْفٌ۔ اَرهَطِی۔ طُغیَاناً۔ وَالطُّورِ۔ یَطُوْفُ۔ اَطْرَافَ۔ مُحِیْطْ۔

ظ۔ اَنقَضَ ظَهْرَكَ۔ غَلِيظاً۔ ظَلَّ۔ ظَاهِرِينَ۔ تَظَاهَرَا۔ ظِلَالُهَا۔ ظِلًّا ظَلِيلاً۔ عَظِيمٌ۔ ظُهُورِهَا۔ مَا اَظُنّ۔ تُوعَظُونَ۔ يَظْلِمُوْنَ۔ غَلِيْظٌ۔

خ۔ خَرَجُوْا۔ خَبَالاً۔ بِخَارِجِينَ۔ خَالِدُونَ۔ خُبْراً۔ خُلُودِ۔ يَخُوْضُوا۔ خِلَافَكَ۔ وَالْاٰخِرَةِ۔ خَيْفَةً۔ يَخرُجُ۔ اَخْبَارَهَا۔ صَرِيْخٌ۔

غ۔ غَرَبَتْ۔ غَفَّاراً۔ غَافِرِيْنَ۔ فِى الْغَارِ۔ غِطَائَكَ۔ غِلٍّ۔ يَغِيْظُ۔ لِلطَّاغِيْنَ۔ غُرُوبِ۔ اَلْغُيُوْبِ۔ يَغُوْصُوْنَ۔ بِالطَّاغُوتِ۔ يَغْفِرُ۔ مُغْرَقُوْنَ۔ غَيْرَ بَاْغٍ۔

ق۔ قَبْلَ۔ قَتَلُوا۔ قَالَ قَائِلٌ۔ قِتَالاً۔ بِحَقٍّ۔ قِيْلَ لَهُمْ۔ يُقِيْمُوْنَ۔ اَلْحَقُّ۔ قُربَاناً۔ يَقُوْلُوْنَ۔ مُلَاقُوا۔ يَقْبَلُ۔ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ۔ اَلطَّارِقُ۔

صفت استفال

استفال کے لغوی معنی، نیچے آنا، پست ہونا۔

اور علم تجوید کی اصطلاح میں، زبان کے جڑ کا حصہ نیچے کی طرف آنا، اور اس کا اوپر کے تالو سے دور ہونے کو کہتے ہیں۔

استفال کی صفت کی مراعات کرنے سے یہ حروف (ترقیق یعنی باریک) یعنی نازک اور کم حجم ادا ہوتے ہیں۔

جن حروف کو ہم نے اوپر حروف استعلاء کی بحث میں بیان کیا ہے ان کے علاوہ تمام حروف میں صفت استفال پائی جائے گی، اس نکتہ کی طرف توجہ ضروری ہے کہ حروف ''استعلاء'' کی صفت پر عمل کرنے کی صورت میں ایسا نا ہو کہ وہ حروف جن میں صفت ''استفال'' پائی جاتی ہے وہ صفات مراعات نا ہونے پائیں (مہم)۔

سوالات وتمرینات۔

ا۔ استعلاء اور استفال کے لغوی اور تجویدی معنی بیان کریں؟

۲۔ وہ حروف کہ جن میں استعلاء کی صفت پائی جاتی ہے کتنے اور کون کون سے ہیں، ہر ایک کے لئے مثال بیان کریں؟

۳۔ حروف استعلاء اور استفال کو کس طرح ادا کیا جاتا ہے وضاحت کریں؟

۴۔ سورۂ لیل کی تلاوت کریں، اور استعلاء و استفال کے صفات کی رعایت کریں؟

قلقلہ۔لین

قلقلہ۔لفظ قلقلہ کے لغوی معنی ہیں، اضطراب، بے قراری، ہل جانا،

علم تجوید کی اصطلاح میں قلقلہ سے یہ مراد ہے کہ، ساکن حروف کو بہت ہلکی سی حرکت دینا۔

قلقلہ کی صفت پانچ حروف سے مخصوص ہے،'' ق۔ط۔ب۔ج۔د۔'' ان حروف کو ایک لفظ میں جمع کیا گیا ہے۔'' قُطْبُ جَدّ۔

یہ حروف جب بھی ساکن ہوں چاہے کلمہ کے شروع میں ہوں یا آخر میں ہوں، وقف کی صورت میں قلقلہ کی صفت ان میں پائی جائے گی۔

یعنی ان حروف کو ہلکی سی حرکت دی جائے گی۔ اگر قلقلہ کی صفت ''قُطْبُ جَدّ'' رعایت نا کی جائے تو ان حروف کی آواز سکون کرتے وقت اپنے مخرج میں محبوس ہو جاتی ہے اور سننے والے کو یہ حروف سنائی نہیں دیتے ہیں، لہٰذا ان حروف کی آواز کو ''قلقلہ'' کرنے کے ذریعہ، ظاہر کر کے اس مشکل کو حل کیا جاتا ہے۔

دو اہم نکتے

(ا) اس نکتے کی طرف توجہ ضروری ہے کہ جس حرف کو ہم قلقلہ کر رہے ہیں اتنا زیادہ بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ حرکت، فتحہ، ضمہ، یا کسرہ کی آواز میں تبدیل ہو جائے۔

۲۔ بقیہ (۲۳) حروف کہ جن میں قلقلہ کی صفت نہیں پائی جاتی، ''قُطْبُ جَدّ'' اس بات کی رعایت ضروری ہے کہ، سکون کے وقت ان میں قلقلہ کی صفت نا آجائے۔ (بہت مہم)

حروف قلقلہ کی مثالیں

ق۔ اَقْبَلَ۔ نَقْتَبِس ؟۔ يَقْتُلُونَ۔ طَارِقْ۔ اَلتَّلَاقْ۔ طَرِيْقْ۔ فِی رَ قٌ۔ بِالْحَقّْ۔

ط۔اَطْرَافَ۔ نُطْعِمُ۔ يَطْمَعُ۔ يَفْرُطْ۔ مُحِيطْ۔ صِرَاطْ۔

ب۔اِبْرَاهِيْمَ۔ اَبْرَمُوْا۔ يَبْسُطُ۔ يُنِيْبْ۔ كِتَابْ۔ حِسَابْ۔ وَتَبّْ۔ فَصَبّْ۔ غَيٰبَتِ الْجُبّْ۔

ج۔ اَجْرَمُوْا۔ اَجْراً۔ اَجْدَاثِ۔ نَاجْ۔ مَعَارِجْ۔ مَرِيْجْ۔ بِالْحَجّْ۔ حَاجّْ۔

د۔ اَدْبَرَ۔ اَردنَا۔ يَدرُسُونَ۔ حَمِيْدْ۔ بَعِيْدْ۔ اَلتَّنَادْ۔ يَوَدّْ۔ نُمِدّْ۔ حَادّْ۔

صفت لین

لین کے لغوی معنی نرمی کے ہیں، یعنی سختی کا مخالف۔

علم تجوید کی اصطلاح میں، حرف کو نرمی سے ادا کرنا۔ یہ صفت دو حروف کے لئے ہے،" واو" ساکن اس کا ماقبل مفتوح ہو یعنی زبر ہو، اور "ی" ساکن اس کا ماقبل مفتوح ہو۔"وْ" "یْ"

مثالیں

خَوْفِ۔قَوْمُ۔ يَوْمَاً۔ لَبغَوْا۔ عَصَوْا۔ بَيتِ۔ اِلَيكَ۔ شَيْءَ۔ اِبنَىْ۔ اِثْنَىْ۔

سوالات وتمرینات

ا۔قلقلہ کے کیا معنی ہیں کون کون سے حروف میں قلقلہ کیا جاتا ہے ؟

۲۔درس قلقلہ کے دو اہم نکتے بیان کریں؟

۳۔سورۂ بلد کی تلاوت کریں اوراس میں "قلقلہ" کے موارد کی رعایت کریں؟

۴۔سورۂ انشراح کی تلاوت کریں اور حروف غیر قلقلہ میں کامل سکون کی رعایت کریں؟

۵۔صفت لین کے کیا معنی ہیں اور وہ کون سے حروف ہیں؟

احکام حروف

جس وقت حروف کلمہ میں استعمال ہوتے ہیں ان کے جو حالات پیدا ہوتے ہیں اسے احکام حروف کہتے ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہا جائے کہ وہ حالات وشرائط کہ جو کلمہ میں پیش آتے ہیں۔ اوراس کلمہ کے قبل یا بعد والے حروف پر جو حالات پیدا ہوتے ہیں انہیں احکام حروف کہا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر حرف (راء) جب کہ وہ ساکن ہو اوراس کے ماقبل والا حرف مفتوح (زبر) ہو، اس (راء) کو تفخیم (یعنی موٹا ادا کیا جاتا ہے)۔اوراگر حرف (راء) کا ماقبل مکسور ہو تو تفخیم کے ساتھ نہیں پڑھا جائے گا۔ اسی طرح اگر (نون) ساکن ہو اوراس کا بعد والا حرف مثال کے طور پر حرف (ل) ہو، تو اس کو ادغام کیا جاتا ہے لیکن اگر اس کے بعد والا حرف (د) ہو تو ادغام نہیں کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے تفخیم اور ادغام کرنا احکام حروف میں سے ہیں۔

تفخیم وترقیق حروف۔عربی لہجہ کی تیسری چابی

یہ درس جیسا کہ اس سے قبل ہم نے کہا: لہجہ عرب کی تیسری چابی ہے، اور علم تجوید کے اہم دروس میں سے ہے۔اس درس کے قواعد بہت کام کے ہیں اور بہت اہم ہیں۔

تفخیم ۔یہ کلمہ لفظ (تسمین) کے مترادف ہے، جس کے معنی عظیم ہونے کے ہیں۔البتہ (تسمین) سے مراد موٹا کرنے کے ہیں، لیکن تفخیم کا مطلب ہے یہ ہے کہ معنوی لحاظ سے کسی شئی یا چیز کے مقام کو بلند سمجھنے کے ہیں۔

علم تجوید میں تفخیم کا مطلب یہ ہے کہ۔حرف کو پُر حجم اور موٹا ادا کرنا۔لفظ تغلیظ کے معنی بھی علم تجوید میں تفخیم کے ہیں، لیکن یہ صرف حرف (ل) کو موٹا و پُر حجم ادا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

ترقیق ۔لفظ تفخیم کے مخالف ہے، جس کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کو باریک کرنا، اس کی موٹائی کو کم کرنا۔

علم تجوید میں ترقیق کا مطلب یہ ہے کہ حرف کو نازک اور کم حجم تلفظ کرنا۔

لہٰذا علم تجوید میں جس جگہ تفخیم کہا جائے اس کا مطلب ہے کہ اس حرف کو پُر حجم اور موٹا ادا کیا جائے اور جس جگہ ترقیق کہا جائے اس کا مطلب یہ ہے کہ لفظ کو نازک اور باریک ادا کیا جائے۔

حروف استعلاء سے مراد ''تفخیم'' نہیں ہے! بلکہ حروف استعلاء بھی بعض حروف کی طرح جیسا کہ آئندہ دروس میں پڑھیں گے کہ پُر حجم اور موٹے ادا ہوتے ہیں یعنی تفخیم کئے جاتے ہیں۔

کلّی طور پر یہ جاننا ضروری ہے کہ بعض جگہوں کے علاوہ اکثر موارد میں جب بھی فتحہ یا ضمہ ہو تو تفخیم پڑھا جائے گا اور اگر کسرہ ہو تو ترقیق پڑھا جائے گا۔

حروف استعلاء، کے تفخیم کرنے کے سلسلے میں ہم نے اس سے قبل بیان کیا ہے۔اب ہم ترتیب کے ساتھ دوسرے حروف کے تفخیم یا ترقیق کے سلسلے میں بحث کریں گے۔یعنی حروف (ل) (ر) اور الف مدی کے بارے میں۔

حرف (ل) کے ترقیق وتغلیظ کے بارے میں

حرف (ل) کو موٹا و پُر حجم پڑھنے کو تفخیم کے بجائے تغلیظ کہا جاتا ہے۔ لفظ ''اللہ'' تبارک وتعالیٰ۔اس میں اگر حرف (ل) سے پہلے والا حرف ضمہ یا فتحہ ہو تو حرف (ل) کو تغلیظ ادا کیا جائے گا، لیکن اگر اس کا ماقبل کسرہ ہو تو ترقیق کیا جائے گا۔

تغلیظ لام کی مثالیں

اَللّٰہُ۔ ھُوَ ٱللّٰہُ۔ اِنَّ ٱ للّٰہَ۔ فَرَضَ ٱللّٰہُ۔ اَرِنَا ٱللّٰہَ۔ یَدُاللّٰہِ۔ نَصرُاللّٰہِ۔ رَسُولُ ٱللّٰہِ۔ عَلَّمَہُ ٱللّٰہُ۔ وَاتَّقُوا ٱللّٰہَ۔

ترقیق لام کی مثالیں

لِلّٰہِ۔ بِاللّٰہِ۔ بِسمِ ٱللّٰہِ۔ فِی ٱللّٰہِ۔ سَبِیلِ ٱللّٰہِ۔ یَجِدِاللّٰہَ۔

مشترک تمرینیں

غَیْرَاللّٰہِ۔قَدَرُواللّٰہَ۔ بَلِ اللّٰہُ۔ عَلَی اللّٰہِ۔ نَسُوااللّٰہَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ شَاءَ اللّٰہُ۔ اٰیَاتُ اللّٰہِ۔ عَلَیهِ اللّٰہُ۔ صَدَقَ اللّٰہُ۔ جَعَلَہُ اللّٰہُ۔ عِندِاللّٰہِ۔ عَفَااللّٰہُ۔ قُلِ اللّٰہُ۔

نوٹ۔ حرف (ل) لفظ اللہ کے علاوہ تمام کلمات میں ترقیق پڑھا جائے گا،لفظ اللہ میں حرف (ل) کو تفخیم پڑھا جائے گا۔ (مہم)

لفظ (لام) کو ترقیق پڑھنے کی مثالیں

خَلَقَ۔ ظَلَمُوْا۔ صَلْصَالٍ۔ اَظْلَمَ۔ صَلوٰۃُ۔

سوالات وتمرینات۔

۱۔علم تجوید میں تفخیم وترقیق کا کیا مطلب ہے؟

۲۔حرف (ل) کو کس جگہ تغلیظ پڑھا جائے گا،مثال کے ساتھ واضح کریں۔

۳۔حرف (ل) کو کس جگہ ترقیق پڑھا جائے گا مثال کے ساتھ بیان کریں؟

۴۔سورہ؟ زمر کوا؟ یت نمبر۵۳ سے ا؟ یت نمبر۸۳ تک تلاوت کریں،اور تغلیظ وترقیق کے موارد کی رعایت کریں۔

حرف (ر) کو تفخیم وترقیق کرنا

اس درس کو جلدی اور آسانی سے سیکھنے کے لئے مندرجہ ذیل راہنمائی پر توجہ کریں۔

۱۔اگر حرف (راء) پر حرکت ہو تو اس کے ماقبل اور مابعد پر کیا حرکت ہے،اس پر توجہ دینا ضروری نہیں ہے۔

۲۔اگر (راء) ساکن ہو تو اس سے پہلے جو حرف ہے اس کی حرکت کو دیکھیں گے،اگر اس کا ماقبل بھی ساکن ہو تو اس سے پہلے جو حرف ہے اس کو دیکھیں گے اس پر جو حرکت ہوگی اس کی مدد سے پڑھیں گے۔

۳۔گزشتہ درس میں ہم بتا چکے ہیں کہ اکثر جن، جگہوں پر فتحہ یا ضمہ ہو اس کو تفخیم کیا جاتا ہے،اور اگر کسرہ ہو تو اسے ترقیق کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسا سبب یا عامل آجائے کہ جو اس حکم پر عمل کرنے سے روک دے، (ان عوامل کو ہم متن کتاب میں بیان کریں گے) اب اس وقت حرف (راء) کے تفخیم وترقیق کے موارد پر توجہ کریں اور اسی اعتبار سے عمل کریں گے۔

حرف (ر) کے تفخیم وترقیق کرنے کے موارد

۱۔حرف (ر) مفتوح یا مضموم ہو،جیسے۔رَحْمٰنُ۔رُحَماءُ۔

۲۔راء،ساکن ماقبل مفتوح یا مضموم ہو جیسے۔یَرْضَی۔اَلْقُرْآنُ۔

۳۔راء،ساکن ماقبل ساکن،اس کا ماقبل مفتوح یا مضموم جیسے۔ عَشْرْ۔خُسْرْ۔

۴۔راء، ساکن ماقبل ''الف'' یا ''واو مدّی'' ہو۔جیسے۔نَارْ۔ نُوْرْ۔

۵۔راء ساکن اس کا ماقبل ہمزۂ وصل ہو(چاہے حرف راء، کے ماقبل کی حرکت کسرہ ہی کیوں نا ہو۔) جیسے رَبِّ ارْجِعُوْنِ۔ اِرْجِعُوْنِ۔

۶۔راء، ساکن، اس کے بعد کا حرف حروف استعلاء، میں سے ہو، اس شرط کے ساتھ کہ ایک ہی کلمہ میں ہو، (اگرچہ حرف راء کے ماقبل حرکت کسرہ ہو) جیسے۔مِرْصَاداً۔فِرْقَةٍ۔

تمرین کے لئے اور مثالیں

۱۔رَبِّ۔رَحِمَ۔نُرَدُّ۔فَرَضَ۔قُدِرَ۔ذُومِرَّةٍ۔فِرَاراً۔شَرِبَ۔رَازِقٌ۔تَذَرُ۔حُرُمٰاتِ۔رُزِقَ۔غَفُورٌ۔اَلرَّوحُ۔ھٰارُوْنَ۔

۲۔ يَرْضَىٰ۔اَلْقَمَرُ۔اَرْسَلَ۔مَرْيَمَ۔قُرْآنُ۔فُرْقَانُ۔اُرْسِلَ۔دُسُرْ۔فَاهْجُرْ۔

۳۔وَالْفَجرِ۔وَالوَتْرِ۔وَالْعَصرَ۔ لَفِىْ خُسْرٍ۔اَلعُسْرَ۔اَلْيُسْرَ۔

٤۔ نٰارْ۔اَلنَّهٰارْ۔مِعشٰارْ۔مَعَ الاَبْرٰارْ۔نُوْرْ۔غَفُوْرْ۔شَكُوْرْ۔فُخُوْرْ۔

۵۔ لِمَنِ ارْتَضىٰ۔اِرْتَضىٰ۔رَبِّ ارْحَمْ۔اِرْحَمْ۔اِنِ ارْتَبْتُمْ۔اِرْتَبْتُمْ۔اِرْجِعىْ۔

٦۔لَبِالْمِرْصَادِ۔مِرْصَاداً۔اِرْصاداً۔فِرْقَةٍ۔قِرْطاسٍ۔

ترقیق راء، کے موارد

۱۔راء، مکسور، جیسے رِجَالٌ۔

۲۔ راء ساکنہ ماقبل مکسور۔ جیسے فِرْعَوْنُ۔ مِرْيَةٍ۔

۳۔راء ساکن، ماقبل ساکن، ماقبل مکسور۔ ۔جیسے۔ اَلسِّحْرْ۔ اَلْذِكْرْ۔

۴۔راء ساکن، ماقبل، یای مدّی۔ قَدِيْرْ۔ يَسِيْرْ۔

۵۔راء ساکنہ ماقبل یای ساکنہ (اگرچہ اس کا ماقبل حرف مفتوح ہی کیوں نا ہو) جیسے۔ خَيْرْ۔غَيْرْ۔

تمرین کے لئے دیگر مثالیں

۱۔اَرِنٰا۔ لَاتُدْرِكُهُ۔وَاسْتَغْفِرِاللّٰه۔ اَخْرِجْنٰا۔ نُذُرِ ۔ يَوْمَ الْاٰخِرَةِ۔ حُرِّمَتْ۔ اَلرِّيٰاحُ۔ نَهْرٍ۔ عَلىٰ سَفَرٍ۔ رِيحٌ۔ قَرِيْباً۔

۲۔ اَلْاِرْبَةِ۔ مِرْيَةٍ۔ يَغْفِرْلَكُمْ۔ وَيُجِرْكُمْ۔ يَوْمٌ عَسِرٌ۔ مِنْ مُدَّكِرْ۔ سِحْرٌ مُسْتَمِرٌ۔ جَرَادٌ مُنْتَشِرْ۔

۳۔ اَهْلَ الذِّكْرْ ۔ لِذِىْ حِجْرْ ۔ فِى سِدْرْ ۔ بِهِ السِّحْرْ

٤۔ يَسِيرْ ۔ خَبِيْرْ ۔ نَصِيْرْ ۔ بَشِيْرْ ۔ نَذِيْرْ ۔ بَصِيْرْ

٥۔ اَلسَّيْرْ ۔ اِلطَّيْرْ ۔ غَيرْ ۔ لاضَيْرْ ۔ بِالْخَيْرْ ۔

الف مدّی کا تفخیم و ترقیق

اصل میں الف مدّی فتحہ کو تھوڑا کھینچے سے ہی وجود میں آتا ہے اور یہ فتحہ کی ہی طرح ہے۔اور تفخیم و ترقیق کے لحاظ سے اسی حرف کا تابع ہے جو الف کے لئے پایہ قرار پاتا ہے۔لہٰذا وہ حرف کہ جو الف مدی کا پایہ قرار پایا ہے مفخم ہو تو الف مدی کو بھی تفخیم سے پڑھیں گے۔اور اس کے برعکس اگر وہ حرف ترقیق ہو تو الف مدی بھی ترقیق پڑھا جائے گا۔

الف مدی کے تفخیم کی مثالیں

قَالَ۔ صٰادِقِیْنَ۔ ضَاْمِرٍ۔ فَا للهُ۔ یَدُاللهِ۔رَاْزِقِیْنَ۔

الف مدی کے ترقیق کی مثالیں

یَشَاءُ۔ فَلَمَّا۔ مٰلِكِ۔ اِنْسَاْنِ۔

سوالات وتمرینات

۱۔مندرجہ ذیل کے کن کلمات میں تفخیم ہرھا جائے گا اور کن کلمات میں ترقیق پڑھا جائے گا۔؟

آ خَرِیْنَ۔نَصْرُاُ للّٰهِ۔ وَذْكُرْرَبَّكَ۔ اَبْصِرْهُمْ۔ اَلْاِرْبَةِ۔ مِرْصَاْداً۔ اَلْفَجْرْ۔ یَسِیْرْ۔
اَنْصٰارْ بِشَرَرٍ۔ رَبِّ اُرْ حَمْحُمٰا ۔ فَاْصْبِرْ صبْراً ۔ وَلاٰتُصَعِّرْ خَدَّ كَ۔

۲۔سورۂ انبیاء کو آیت نمبر 24 سے آیت نمبر 28 تک تلاوت کریں۔اور تفخیم و ترقیق کے موارد کو دقت کے ساتھ رعایت کریں؟

باب ادغام

انسان کے قوت گویائی کا سسٹم ہمیشہ حروف کے تلفظ کرنے کے سلسلے میں آسان راستوں کو انتخاب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

کلام میں آسانی فراہم کرنے کا ایک اہم راستہ حروف کو ایک دوسرے میں ادغام کرنے کا ہے۔ معمولاً وہ حروف ایک دوسرے میں ادغام ہوتے ہیں کہ مخرج یا صفات ایک دوسرے سے مشترک، یا ایک دوسرے سے نزدیک ہوں اور تلفظ کرتے وقت ایک دوسرے کے مزاحم ہوں، لہٰذا ان میں سے ایک کو حذف کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ باقی نہیں رہ جاتا ہے۔

لغت میں ادغام۔ کے معنی ہیں داخل کرنا۔

علم تجوید میں ادغام کا مطلب یہ ہے کہ۔ حرف ساکن کو حذف کر کے اس کے بعد والے حرف کو تشدید دینا۔

مثالیں۔ (قُلْ لَهُمْ کو پڑھا جائے گا قُلَّهُمْ۔) (قَدْتَبَيَّنَ کو پڑھا جائے گا قَتَّبَيَّنَ)۔ اس میں حرف ساکن کہ جو حذف ہوا ہے اس کو ''مَدْغَمْ'' یعنی ادغام شدہ اور بعد والا حرف کہ جس کو تشدید دی گئی ہے اس کو ''مُدْغَمْ فِيه'' کہا جاتا ہے۔

روایت حفص از عاصم میں ادغام کے موارد

ا۔ ہر حرف کہ جو ساکن ہو اپنے مثل حرف میں ادغام کیا جاتا ہے۔ جیسے۔ قَدْدَّخَلُوْا۔

۲۔ حرف (ب) حرف (م) میں جیسے اِرْكَبْ مَعَنَا پڑھا جائے گا اِرْكَمَّعَنَا۔ لیکن ''میم'' ساکن ''باء'' میں ادغام نہیں ہوتا۔

۳۔ ت۔ د۔ ط۔ ان میں سے جو کوئی بھی ساکن ہو، اور دوسرا اُن کے بعد واقع ہو، ایسی صورت میں ادغام کیا جاتا ہے۔ جیسے اَثْقَلَتْ دَعَوَااللّٰهَ۔ وَدَّتْ طَائِفَةٌ۔ قَدْتَبَيَّنَ۔ بَسَطْتَ۔

٤۔ ث۔ ذ۔ ظ۔ ان میں کا جو کوئی بھی ساکن ہو اور دوسرا ان کے بعد واقع ہو ادغام کیا جاتا ہے۔ جیسے يَلْهَثْ ذٰلِكَ۔ اِذْظَلَمُوا۔

۵۔ ''ق'' کو ''ک'' میں ادغام کیا جاتا ہے۔ جیسے اَلَمْ نَخْلُقْكُمْ

٦۔ ''ل'' کو ''ر'' میں ادغام کیا جاتا ہے۔ جیسے قُلْ رَبِّیْ ۔ لیکن ''راء'' ساکن ''لام'' میں ادغام نہیں ہوتا ہے

۷۔ حرف نون یرملون میں (حروف یرملون۔ ی۔ ر۔ م۔ ل۔ و۔ ن) ادغام ہوتا ہے۔

روایت ''حفص از عاصم'' کے مطابق مذکورہ موارد کے علاوہ اور کسی جگہ ادغام نہیں ہوتا ہے۔

تمرین

کَمْ مِنْ ۔ یُدْرِکْکُمْ۔ قُلْ لَهُمْ ۔ مِنْ نٰارٍ۔ اَوْوَزَنُوا ۔ اِرْکَبْ مَعَنٰا ۔ عَنْ نَفْسٍ ۔ هَمَّتْ طٰائِفَةٌ۔لَقَدْتٰابَ ۔ اِذْظَلَمْتُمْ۔ اُجِیْبَتْ۔ دَعَوْتُکُمٰا۔ تَسْتَطِعْ عَلَیْهِ۔ فَرَطْتُمْ۔ اَحَطْتُ۔ اَلَمْ نَخْلُقْکُمْ۔ یُوَجِّهْهُ۔ قُلْ رَبِّ۔ یَلْهَثْ ذٰلِكَ۔ فَمٰا رَبِحَتْ۔ تِجٰارَتُهُمْ۔ مَنْ یَشٰاءُ۔ اِذْهَبْ بِکِتٰابِیْ۔ مِنْ وَلِیٍّ۔ مِنْ لَدُنْكَ۔ مِنْ رَبِّکُمْ۔ مِنْ مالٍ۔ بَلْ رَبُّکُمْ۔

سوالات وتمرینات

۱۔لغت اور تجوید میں ادغام کے کیا معنی ہیں؟

۲۔ادغام میں کس حرف کو مدغم کہا جاتا ہے وضاحت کریں؟

۳۔ادغام کا فائدہ کیا ہے۔

۴۔مندرجہ مثالوں میں کن جگہوں پر ادغام کیا جائے گا۔؟اِذْزَیَّنَ۔ یَلْهَثْ ذٰلِكَ۔ وَاْغْفِرْلَنٰا۔ اِذْصَرَفْنٰا۔ اِذْظَلَمُوا۔ اِرْکَبْ مَعَنٰا۔قَدْجَاءَ۔ لا تُزِغْ قُلُوْبَنٰا۔

نون ساکنہ اور تنوین کے احکام

نون ساکنہ یا تنوین کا اس لحاظ سے کہ جس حرف کے بعد واقع ہوتا ہے، چار مختلف حالتیں ہوتی ہیں، نون ساکنہ وتنوین کے چار حالات

ا۔اظہار ۲۔ ادغام ۳۔اقلاب ۴۔اخفاء

ا۔اظہار۔اظہار کے لغوی معنی ظاہر کرنا، ہے۔علم تجوید میں اظہار کا مطلب یہ ہے کہ ''حرف کا اس کے مخرج سے ادا کرنا''

جب بھی نون ساکنہ، 6 حروف حلقی کے بعد واقع ہو''اظہار'' ادا کیا جاتا ہے۔یعنی نون اپنی طبیعی واصلی یعنی بغیر کسی تبدیلی کے اس کے مخرج سے ادا کیا جاتا ہے۔

حروف حلقی یہ ہیں۔[ء۔ھ۔ع۔ح۔غ۔خ]

مثال اور تمرینیں

	ایک کلمہ میں	دوکلمہ کے درمیان	تنوین کے ساتھ
ء۔ا:	یَنأَوْنَ	مِنْ اَمْرِهِمْ	كُلٌ آمَنَ
ھ:	مِنْهُمْ	اِنْ هُوَ	فَرِيْقاً هَدَىٰ
ع:	اَنْعَمْتَ	مَنْ عَمِلَ	سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ
ح :	تَنْحِتُوْنَ	فَمَنْ حَجَّ	حَكِيْمٌ حَمِيْدٌ
غ :	فَسَيُنْغِضُونَ	مِنْ غِلٍّ	قَوْلاً غَيْرَ
خ:	اَلْمُنْخَنِقَةُ	مِنْ خَيْرٍ	حَكِيْمٌ خَبِيْرٌ

۲۔ادغام

ادغام کے معنی ہم نے پہلے بیان کر دیا ،جب بھی نون ساکن حروف یرملون [ی،ر،م،ل،و،ن] سے پہلے ہو (ن) ساکنہ اس حرف میں ادغام ہوجاتا ہے۔یعنی ''نون ساکنہ'' نہیں پڑھا جاتا، اور اس کہ جگہ نون ساکنہ کے بعد والا حرف تشدید کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

قابل توجہ یہ بات ہے کہ، چار حروف'' ی۔م۔و۔ن '' میں نون ساکنہ کا ادغام غنَّہ کے ساتھ ہوتا ہے۔اور دو حرف'' (ل)، اور (ر) میں بغیر غنہ کے ادغام ہوتا ہے۔

غنہ۔سے مراد یہ ہے کہ چار حروف میں (یمون) جب نون ساکنہ کو ادغام کریں گے تو ناک سے آواز نکلے گی اور اس کو تھوڑا کھینچ کر پڑھا جائے گا۔لیکن دو حروف (ل۔ر) میں ادغام بغیر غنہ کے ہوگا، اور اس میں کشش بھی نہیں ہوگی۔(مہم)

مثال اور تمرین

غنہ کے ساتھ ادغام۔ ی: مَنْ یَهْدِیْ، اِنْ یَسْرِقْ، آیَۃً یُعْرِضُوْا۔

م: مِنْ مَالٍ۔ وَمَنْ مَعَهُ، قَرَارٍ مَکِیْنْ

و: مَنْ وُجِدَ، مِنْ وَلِیٍ۔ یَوْمَئِذٍ وَاجِفَۃٌ

ن: عَنْ نَفْسٍ۔ اِنْ نَحْنُ ۔ شَیءٍ نُکُرٍ

بغیر غنہ کے ادغام ل: اِنْ لَبِثْتُمْ۔ مِنْ لَدُنْكَ۔ مَتَاعاً لَکُمْ۔

ر: مِنْ رَبِکُمْ۔ مِنْ رِبَا طِ۔ مَثَلاً رَجُلاً

نکتہ۔۱۔ ان چار کلموں میں، کہ جن میں نون ساکن اور حرف یرملون ایک کلمہ میں آئے ہیں، استثناءاً، دغام نہیں کیا جائے گا بلکہ نون اظہار کیا جائے گا۔(۱) دُنْیَا۔ (۲) بُنْیَانٌ۔ (۳) قِنْوَانٌ۔ (٤) صِنْوَانٌ۔

نکتہ ۲۔ دو استثنائی موارد ہیں کہ جب حروف مقطعہ کو بعد والی آیت سے ملایا جائے ،نون اظہار کیا جائے گا۔(۱) یٰس ، وَالْقُرْآنِ الْحَکِیْمِ۔ (۲) ن۔ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ۔

۳۔اقلاب

اقلاب کے لغوی معنی ہیں پلٹ دینا، بدل دینا۔**علم تجوید میں اقلاب کا مطلب یہ ہے کہ نون ساکن کو میم میں تبدیل کر دینا۔** یہ عمل اس وقت ہوتا ہے جب نون ساکن کے بعد حرف (ب) آجائے۔جیسے'' مِنْ بَعْدِ '' کو'' مِمْ بَعْدِ '' پڑھا جائے گا ۔ اس کو ادا کرتے وقت اس بات پر توجہ ضروری ہے کہ (م) کی جو آواز نکلے گی چاہئے کہ اس کو ناک کے ذریعہ تھوڑے کھنچاؤ کے ساتھ ادا کیا جائے یعنی غنہ کی بھی آواز آئے۔

مثالیں اور تمرین

مُنْبَثّاً۔ اَنْبِیَاءُ۔ اَنْبِئْهُمْ۔ فَاْنْبِذْ۔ فَاْنْبَجَسَتْ۔ مِنْ بَعَدِ۔ مِنْ بُطُوْنِ ۔ مَنْ بَعَثَنَا۔ مِنْ بَقْلِهَا۔اَمَداً بَعِیْداً۔بَصِیْرٌ بِاْلْعِبَادِ۔ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ۔

۴۔ اخفاء

اخفاء کے لغوی معنی ہیں، مخفی کرنا، چھپانا۔

علم تجوید میں اخفاء کے معنی ہیں۔ نون ساکن کو اظہار اور ادغام کے بیچ کی آواز سے ادا کرنا۔

نون ساکنہ، بقیہ تمام حروف میں، اخفاء پڑھی جائے گی۔ اس کو ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ، (نون) اپنے مخرج سے ادا نہیں کیا جائے گا یعنی زبان کی نون اس کے مخرج کی جگہ یعنی زبان کا سرا نون کے مخرج کی جگہ پر پوری طرح مَس نہیں کی جائے گی۔ بلکہ صرف اس کی ہلکی آواز (غنہ) کی شکل میں ناک سے خارج ہوگی، لہٰذا اس کو تھوڑا کھینچا بھی جائے گا۔ اور اس کے بود اس کے بعد والا حرف تلفظ کیا جائے گا۔

مثالیں اور تمرینیں۔

	ایک کلمہ میں	دو کلمہ میں	تنوین کے ساتھ
ت:	اَنْتُمْ	وَاِنْ تُبْتُمْ	يَوْماً تُرْجَعُوْنَ
ث:	مَنْثُوْراً	مِنْ ثَمَرَةٍ	خَيْرٌ ثَوَاباً
ج:	اَنْجَينٰا	اِنْ جَائَكُمْ	لِكُلٍّ جَعَلْنٰا
د :	عِنْدَهُمْ	مِنْ دَاْرِهِمْ	قِنوانٌ دَانِيَةٌ
ذ:	اَنْذِرْهُمْ	مِنْ ذُرِّيَّةٍ	يَتِيماً ذَا مَقْرَبَةٍ
ز :	اَنْزَلَ	مَنْ ذَكيّٰهٰا	نَفْساً زَكِيَّةً
س:	اِنْسَانٌ	اَنْ سَيَكُوْنَ	لَيٰالٍ سَوِيّاً
ش:	اَنْشَأْ نٰا	مِنْ شِرٍ	غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ
ص:	يَنْصُرُكُمْ	اَنْ صَدُّوْكُمْ	رِيحاً صَرْصَراً
ض:	مَنْضُوْدٍ	مِنْ ضَعْفٍ	قَوْمَاً ضٰالِّينَ
ط:	قِنْطَارٍ	مِنْ طِيْنٍ	صِعِيْداً طَيِّباً
ظ:	اُنْظُرْ	مَنْ ظَلَمَ	ظِلّاً ظَلِيْلاً
ف:	اَنْفُسَهُمْ	مِنْ فَضْلٍ	خَالِداً فِيْهٰا
ق:	يَنْقَلِبُ	مِنْ قَبْلِ	سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ
ك:	عَنْكُمْ	مَنْ كَاْنَ	قَوْلاً كَرِيْماً

سوالات وتمرینات

ا۔نون ساکنہ اور تنوین کے احکام بیان کریں؟

۲۔حروف حلقی کون ہیں؟ ان کے پاس اگر نون ساکنہ آئے تو کیا حکم ہے؟ مثال کے ساتھ وضاحت کریں؟

۳۔نون کے ادغام کو لغوی اور تجویدی لحاظ سے بیان کریں؟ اور وہ کون کون سے حروف ہیں؟

۴۔نون ساکنہ کے ادغام کی کتنی قسمیں ہیں؟

۵۔وہ کلمات کہ نون ساکنہ کے ادغام کے قاعدے سے مستثنیٰ ہیں بیان کریں؟

٦۔نون ساکنہ کس حرف کے پاس کس حرف میں بدل جاتا ہے مثال کے ساتھ تحریر فرمائیں؟

۷۔غنہ کسے کہتے ہیں بیان کریں؟

۸۔لغوی اور تجویدی لحاظ سے اخفاء نون کا کیا مطلب ہے؟ اور کن حروف کے پاس اخفاء کیا جاتا ہے؟

۹۔سورۂ طور کو آیت نمبر ۱۷ سے آیت نمبر ۲۸ تک تلاوت کریں؟ احکام نون ساکنہ کے موارد کی رعایت کریں؟

میم ساکنہ کے احکام

میم ساکنہ ک کے لئے، اس لحاظ سے کہ کون سا حرف اس کے بعد آ رہا ہے، تین حالتیں ہیں۔میم ساکنہ کے تین احکام یہ ہیں۔

۱۔ادغام ۲۔اخفاء ۳۔اظہار

۱۔ادغام

ادغام میم ساکنہ صرف حرف (م) کے پاس ہو تو ادغام ہوتا ہے، میم ساکن کو پڑھا نہیں جاتا ہے اور اس کی جگہ بعد میں آنے والے میم کو تشدید کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

میم مشدد کو غنہ کے ساتھ پڑھا جائے گا، (یعنی ناک کے ذریعہ آواز کو تھوڑا کھینچ کر پڑھا جائے گا)

مثالیں اور تمرین۔

كَمْ مِنْ۔ هُمْ مِنْهَا۔ قَالَ لَهُمْ مُوسىٰ۔ اِنَّكُمْ مُلقُوْهُ۔ رَبِّهِمْ مُشْفِقُوْنَ۔يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعاً۔ مِثْلَهُمْ مَعَهُمْ۔

۲۔اخفاء

میم ساکن اگر حرف (ب) کے پاس آئے تو اخفاء کیا جاتا ہے، یہ اخفاء غنہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ (یعنی ناک کے ذریعہ آواز کو تھوڑا کھینچ کر پڑھا جائے گا)

میم ساکنہ کو حرف (ب) کے ساتھ اخفاء کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ میم ساکنہ کی آواز کو تھوڑا کھینچیں گے اور اس کے بعد حرف (ب) کا تلفظ کریں گے۔بہتر ہے کہ میم ساکنہ کو کھینچتے وقت ہونٹوں کو تھوڑا کھلا رکھا جائے۔

اس بات پر توجہ ضروری ہے کہ وہ میم ساکنہ جو کہ نون ساکنہ سے بدل کر آیا ہے اور تنوین بھی حرف (ب) کے پاس ہو تو یہی حکم رکھتا ہے، لہذا، اس کو بھی اخفاء کیا جائے گا۔نتیجتاً نون ساکنہ کا اقلاب اور میم ساکنہ کا اخفاء دونوں ایک ہی طرح انجام دیا جائے گا۔

مثالیں اور تمرین۔

وَهُمْ بَارِزُونَ۔ اَنْتُم بِهِ۔ هُمْ بَدَؤُكُمْ۔ جُلُوْدُهُم بَدَّلْنَاهُمْ۔ اِنَّهُمْ بَادُونَ۔ مِنْ بَعدِ (مِمْ بَعدِ)

فَمَنْ بَدَّلَهُ (فَمَمْ بَدَّلَهُ) اَمَداً بَعِيداً (اَمَدَمْ بَعِيْداً) خَبِيْرٌ بِمَا(خَبِيْرُمْ بِمَا)

۳۔اظہار

بقیہ تمام حروف کے پاس '' میم ساکنہ'' اظہار ہوتا ہے یعنی اپنے مخرج سے طبیعی طور پر ادا ہوتا ہے، لہذا، ان میں نا تو آواز کو کھینچا جاتا ہے اور نا ہی کوئی اور تبدیلی آتی ہے۔

سوالات وتمرینات

۱۔احکام میم ساکنہ کتنے ،اورکون کون سے ہیں؟

۲۔میم ساکنہ کے احکام میں سے کتنے حکم غنہ کے ساتھ ہیں،؟ہرایک کی الگ الگ مثال دیجئے؟

۳۔دوبارسورۂ طورکہ آیت نمبر۱۷سے۲۸تک کی تلاوت کیجئے اوراس باراحکام میم ساکنہ پرتوجہ دیجئے اورقوانین کی مراعات کے ساتھ پڑھئے؟

مدّ وقصر کے احکام

یہ بحث علم تجوید کی نہایت اہم اور شیریں بحثوں میں سے ہے ۔اس کے احکام کا اجراء کرنا سبب بنتا ہے کہ قرآن مجید کو ہم بہت اچھے اور پُر کشش وخوبصورت قرآنی لہجہ میں پڑھ سکتے ہیں۔

''مدّ '' کے لغوی معنی زیادہ کرنا، بڑھانا، کے ہیں

علم تجوید میں مدّ ،اسے کہتے ہیں کہ حررف ''مدّ '' کو طبیعی طور سے پڑھے جانے کی بہ نسبت زیادہ کھینچنا

قصر۔ کے لغوی معنی کوتاہ یعنی کم کرنا، یہ مدّ کے برعکس ہے۔

علم تجوید میں، قصر کا مطلب یہ ہے کہ حرف کو اس کے طبیعی انداز میں پڑھنا ۔

جب بھی حروف مدی کے بعد (الف مدّ ی۔ واو مدّ ی۔ یای مدّ ی) ہمزہ یا سکون آئے اس وقت حرف مدّ کو طبیعی انداز سے زیادہ کھینچا جائے گا۔ لہٰذا سبب مدّ دو چیزیں ہیں (ا) ہمزہ (سکون)اس بات پر بھی جاننا ضروری ہے ''کہ تشدید'' میں بھی چونکہ ایک حرف ساکن اس میں پوشیدہ رہتا ہے، یہ بھی سبب ''مدّ'' قرار پاتا ہے۔

مثالیں

جَآ ءَ۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰا۔ سُوٓ ءُ۔ قَالُوْٓا اِنّٰا۔ جِیٓ ءَ۔ فِیٓ اٰیٰاتِنٰا۔ اٰلْآنَ۔ مُفْلِحُوْنْ۔ مُؤْمِنِین۔ ضٰآلِّیْنَ۔
اَتُحٰآجُّوْنّیٖ۔ الٓمّٓ(الف لآمْ میٓمْ)

اہم نکتے

۱۔ اگر حرف مدا ور ہمزہ ایک کلمہ میں ہوں (مدّ متصل) یعنی اس کے مد کو کھینچنے کا میزان اس وقت کے مد سے زیادہ ہے، کہ ہمزہ بعد والے کلمہ میں واقع ہو۔(مد منفصل)

مدّ متصل کو مد منفصل کے برابر کھینچنا ضروری ہے، مد منفصل سے کم نہیں کھینچ سکتے ہیں۔

مدّ متصل کی مثالیں تَشَآءُ۔ خَطِیٓئَۃً۔ سُوٓءُ۔ اُولٰٓئِکَ۔ سِیٓئٰتْ۔ لِیَسُوٓ ءُ وا۔

مدّ منفصل کی مثالیں اِنّٓآ اَنْزَلْنٰاہُ۔ فِیٓ اٰیٰاتِنٰا۔ قٰآ لُوٓا اِنّٰا۔ اِنَّمَآ اَدْعُوا۔ لَآ اُشْرِکُ بِہٖٓ اَحَدَ۔ بَیْنَہٗٓ اَمداً۔

۲۔ اگر وقف کرنے کی وجہ سے حرف مدّ ساکن ہو جائے (سکون مؤقت) اس وقت مدّ کو جتنا چاہیں کھینچ سکتے ہیں،(زیادہ سے زیادہ طبیعی مدّ کے تین برابر کھینچ سکتے ہیں) اور اگر چاہیں تو مدّ کے ساتھ نا پڑھیں یعنی بغیر مدّ کے ہی پڑھیں۔اس مدّ کو مدّ عارض کہتے ہیں

مثالیں اَلْحِسٰابُ (اَلْحِسٰآبْ)اَطِیعُوْنَ (اَطِیعُوٓنْ) مُؤْ مِنِیْنَ (مُؤْ مِنِیٓنْ) اَلْمُفْلِحُوْنَ
(اَلْمُفْلِحُوٓنْ)اَلْاَبْصٰارُ (اَلْاَبْصٰآرْ)کٰافِرِیْنَ(کٰافِرِیٓنْ)کِتٰابُ(کِتٰآبْ) کَثِیْرِ (کَثِیٓرْ)

۳۔ جس وقت سبب مدّ ''سکون لازم'' ہو یعنی ہمیشہ ساکن ہی رہتا ہو۔ یا تشدید کی وجہ سے ساکن ہو (مدّ لازم) اس وقت مدّ کے کھینچنے کا اندازہ، (اپنے آخری حد کو جو کہ مدّ طبیعی کے تین گنا ہے) کھینچا جائے گا، اس سے کم کھینچنا جائز نہیں ہے۔

مثالیں:

آلانَ۔ ضَآلِّیْنَ۔ اَلْحَآقَّۃُ۔ اَلصّٰٓفّٰتُ۔ الٓرٰ (اَلِفْ لَآمْ رَا) الٓمّٓ (اَلِفْ لَآمْ مِّیْمْ) طٰسٓمّٓ (طَا سِیْٓنْ مِیْٓمْ) طٰا سِیّٓمِّیْٓمْ۔

۴۔ دو حرف (و ۔ ی) جب کہ ساکن ہوں اور اس کا ماقبل مفتوح ہو جیسا حروف ''لین'' کی بحث میں ہم نے ذکر کیا۔ یہ حروف بھی حروف مدّ میں شمار کئے جاتے ہیں، لیکن ان کے مدّ پڑھے جانے کی وجہ صرف ان کا ساکن ہونا ہے۔ اس کے کھینچنے کا اندازہ بھی مدّ عارض کے برابر ہے، **اس مدّ کو مدّ لین کہا جاتا ہے**۔ اس نکتہ کی طرف توجہ ضروری ہے کہ مدّ لین کو کھینچتے وقت ''واو، یا ی ساکنہ کے بجائے ماقبل والے فتحہ کو مدّ نا پڑھیں۔!

مثالیں: خَوْفٌ ۔(خَوْٓفْ) اِلَیْكَ ۔ (اِلَیْٓكْ) قَوْمُ (قَوْٓمْ) قُرَیْشٍ (قُرَیْٓشْ) کٓھٰیٰعٓصٓ۔ (کَاْفْ هَا یَا عَیْٓن صاد) حٰمٓ عٓسٓقٓ (حامیم عَیْٓنْ سین قاف)

سوالات وتمرینات

۱۔ مدّ کی تعریف کریں اور اس کے اسباب تحریر فرمائیں؟

۲۔ مدّ متصل کا میزان (کھینچنے کا اندازہ) زیادہ ہے یا مدّ منفصل کا؟ کیوں؟

۳۔ مندرجہ کلمات میں کس میں کون سا مدّ ہے مشخص کریں اور کلمات کو دقت سے پڑھیں۔

۴۔ جن سوروں کے شروع میں حروف مقطعات آئے ہیں ان میں کون سی مدّ ہے اور مدّ کی وجہ کیا ہے بیان کریں؟

۵۔ سورۂ نمل کو آیت نمبر ۸۲ سے آیت نمبر ۸۸ تک تلاوت کریں اور موارد مدّ کی رعایت کریں۔

قرآن مجید میں تلاوت کے وقت جن موارد میں ''سَکت'' کیا جائے گا

لغت میں ''سَکْت'' کے معنی ہیں توقف، اور سکوت کرنا

علم تجوید کی اصطلاح میں۔ قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت آواز کا رک جانا اس طرح سے کی سانس بھی نا ٹوٹے اور اسی سانس کے ذریعہ اس کے آگے قرأت کا ادامہ دینا ۔

قرآن مجید میں '' سَکْت '' کے موارد (''حفص'' از عاصم کی روایت کے مطابق)

۱۔ عِوَجاً۔ قَيِّماً (سورۂ کہف آیت نمبر۱) عِوَجاً وقف اور سکت کی حالت میں عِوَجا پڑھا جائے گا۔

۲۔ مَرْقَدِنَا ۔ هٰذا (سورۂ یس آیت نمبر۵۲)

۳۔ مَنْ۔ رَاقٍ ۔(سورۂ قیامت آیت نمبر۲۷)

۴۔ بَلْ۔ رَانَ ۔(سورۂ مطففین آیت نمبر۱۴)

یہ چار موارد جو ذکر ہوئے ہیں ان کے علاوہ قرآن مجید میں اور کسی جگہ سَکْت جائز نہیں ہے۔

وَآخِرُ دِعْوٰینا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

تمام شد۔

۱۷ رجب المرجب، ۱۴۴۰۔ مطابق، ۲۵ مارچ ۲۰۱۹